



ابو عبد اللہ! تم فلاں شخص کی طرح نہ ہونا، وہ رات کو قیام کرتا تھا، پھر اس نے (اکتاگر) رات کا قیام چھوڑ دیا

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا: ”ابو عبد اللہ! تم فلاں شخص کی طرح نہ ہونا، وہ رات کو قیام کرتا تھا، پھر اس نے (اکتاگر) رات کا قیام چھوڑ دیا“
[صحیح] [متفق علیہ]

نبی نے ابو عبد اللہ بن عمرو کو رات کی نماز چھوڑنے پر تنبیہ فرمائی ہے، جس طرح کہ لوگوں میں سے فلاں نے چھوڑ دیا تھا اور آپ نے اس کا نام اس پر پردہ ڈالتے ہوئے نہیں ذکر کیا ایک مسلمان کو چاہیے کہ عبادت میں تشدد اور اپنے آپ کو ایسی عبادت کا مکلف (پابند) بنانے سے بچے جن میں وہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، اور جو شخص ایسا کرے گا تو کثرتِ اعمال و عبادت کی وجہ سے دین اس پر غالب ہو جائے گا، اور آخر کار وہ عاجز و بس ہو جائے گا اور اسے چھوڑ بیٹھے گا اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر آسانی و رحمت کے لیے عبادتوں کو گناہ بگاڑنے کا فرض کیا اور اس لیے کہ اگر انسان عبادتوں میں مبالغہ روی اختیار کرے گا تو اس کے عمل میں ہمیشگی برقرار رہے گی اور وہ اللہ کا حق، خود کا حق، اہل و عیال اور رفقاء کا حق آسانی و سہولت کے ساتھ ادا کر سکے گا اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا: ”تمام اعمال میں اللہ کو وہی عمل پسند ہے جس کو لگاتار اور ہمیشہ کیا جائے اور وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو“ لہذا انسان کو چاہیے کہ اپنی استطاعت کے مطابق رات میں کچھ نہ کچھ عبادت کرے

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/11270>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

